حالات ہیں پھر زیر و زبر دیکھئے کیا ہو۔

گذشتہ ایام میں رائیونڈ کے قریب بم دھماکہ اور مظفر گڑھ کے نواحی قصبہ میں دہشت گردوں کی طرف سے کھیلی جانے والی خون کی ہولی قوم کے اختلاف و افتراق، تشتت و انتشار اور مقدس قانون سے بعد کا نتیجہ ہے کہ ظلم و ستم کے درندوں کو ٹھکانے لگانے والی سرفروش قوم خود آپس میں دست و گریبان اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔

ماہ رمضان میں مسلمانوں کا ناحق خون بہانا اسلامی، دینی اور انسانی لحاظ سے لائق مذمت اور لائق صد افسوس ہے۔ نبی آخر الزمان نے خطبہ حجتہ الوداع میں مسلمانوں کو خبردار کیا تھا کہ مسلمانوں کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر اس طرح حرام ہے جس طرح آج کا دن اور یہ مہینہ محترم ہے۔ فرقان حمید حکم صادر فرماتا ہے کہ "کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو عمداً قتل کردے تو ہمیشہ خدا کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے" بے گناہوں کو قتل و غارت کرنے کا چلن اختیار کرنا قرآن مجید اور احکامات نبویؐ کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

سی آئی ڈی، پنجاب پولیس کے سراغ رسانی کے شعبوں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو پوری طرح حرکت میں آنا چاہئے اور حکومت کو کسی قسم کی سستی یا کوتاہی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے تخریب کاروں سے زیادہ موثر طریقے سے نمٹنے کے لئے نئی حکمت عملی وضع کرتے ہوئے دہشت گردوں کا قلع قمع کرنا چاہئے۔

حکمرانو! اگر یہ کام نہیں کر سکتے تو میں شیر شاہ سوری کے عملی پیغام کو پہنچا کر اپنی نوک قلم اور کاغذ کے درمیان رشتہ جدائی ڈالتا ہوں کہ "شیر شاہ سوری نے سن کر دہلی کا کوتوال معطل کر دیا تھا کہ اس کے تھانے سے چور اس کا گھوڑا لے گئے تھے۔ جب درباریوں نے کوتوال کی سفارش کی تو سلطان ہند نے جلالی لہجے میں کہا "جس شہر کا کوتوال چوروں سے محفوظ نہ ہو تو سمجھ لو اس شہر کے ہر